فاطمہ(س) اور درس حق طلبی

<?xml encoding="UTF-8">

۱۱ھ میں جب رسول اسلام کی آنکھ بند ہو چکی ، منبر رسول پر غاصبانہ قبضہ کیا گیا ،جعلی حدیثیں بیان کی جانے لگیں تاریخ اسلام میں حکمرانوں کے ذریعہ ظلم واستبداد کا آغاز ہوا شعائر اللہ کی دھجیاں اڑائی جانے لگیں ، منبر رسول کو حق بیانی کے بجائے خلیفہء وقت نے اپنی مد ح سرائی کا ذریعہ بنایا اقوال پیغمبر فراموشی کے سپرد کئے جانے لگے سیرت رسول کو ناگوار داستانوں کے مانند ذہنوسے مٹائے جانے کی کوششیں کی جانے لگیں ،حکومت اسلامی میں نام نہاد حاکم اسلامی کے ذریعہ اہل حق کو انکے حق سے محروم کئے جانے کا سلسلہ شروع ہوا ،حلال محمدی کو حرام اور حرام محمدی کو حلال قرار دینے کے لئے زمینہ سازی شروع ہوئی ، تو ایسے ماحول میں کسی ایسی شخصیت کی ضرورت محسوس ہوئی جو ظلم و استبداد کے بڑھتے ہوئے قدم کو لگام دے سکے ،چہرہ باطل سے پردہ ہٹاکر جویان حق کی مشکل آسان کر دے اور یہ اعلان کرے کہ تخت حکومت پر بیٹھ جانا ہی صداقت وحقانیت کی دلیل نہیں ، بلکہ طلبگاران حق کو چاہئے کہ سیاق و سباق زمانہ اور اعمال و کردار حاکم کا جائزہ لینے کے بعد یہ سمجھنے کی کوشش کریںکہ کہیں ایسا تو نہیں کہ نقاب حق اپنے رخ سیاہ پر ڈال کر باطل جلوہ افروز ہونے کی ناکام کوششیں کر رہا ہو ...

اس عظیم کارنامہ کو انجام دینے کا جذبہ کسی عظیم شخصیت میں ہی پیدا ہو سکتا تھا شاید اسی لئے عظیم باپ کی عظیم بیٹی نے یہ آواز دی کہ اے حاکم! اگر تو یہ سمجھتا ہے کہ ہر تجاوز پر دنیا خاموش رہ جائیگی تو یہ تیری بھول ہے ،یاد رکھ کہ اگر تونے یہ ٹھان لیا ہے کہ میرے بابا کی نشانیوں کو مٹا ڈالے گا تو میں نے بھی یہ ارادہ کر لیا ہے کہ دین محمدی کی حفاظت کرونگی اور دنیا کو حق طلبی کا درس دونگی ۔اس وقت کہ جب باغ فدک جناب زہرا سے چھین لیا گیا تو ابن ابی الحدید کی روایت کے مطابق جناب فاطمہ نے بچوں اور عورتوں کو ساتھ لیا حجاب کامل کے ساتھ گھر سے باہر نکلیں اور اس طریقہ سے گامزن تھیں گویا پیغمبر اسلام چل رہے ہوں ، یہاں تک کے وارد مسجد ہوئیں کہ جہاں خلیفہ اول کے ہمراہ مہاجرین و انصار کا ہجوم تھا ، اور اس بھری مسجد میں ایک سفید پردے کے پیچھے سے آپ آیات قرآنی سے مزیّن وہ فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرماتی ہیں کہ چشم کائنات متحیّر ہو جاتی ہے آپ اپنے خطبہ کے آغاز میں خدائے وحدہ لا شریک کی حمد و ثنا فرماتی اور کہتی ہیںکہ میں تعر یف و تقدیس کرتی ہوں اسکی کہ جو تمام عطا کرنے والوں سے زیادہ عطا کرنے والا ہے اور اپنی مخلوق کے سلسلے میں سب سے زیادہ مہربان ہے اسکے بعد نبی کی نبوت کا اقرار اور آپ کی توصیف بیان کرتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے پدر بزرگوار حضرت محمّد خدا کے نیک بندے اور اسکے پیغمبر ہیں ، خدا نے انھیںاسکے پہلے کہ اپنی رسالت کیلئے بھیجے اپنے تمام بندوں میں سے برگزیدہ قرار دیا ، اسکے پہلے کہ انھیں مبعو ث کرے انھیں پاک و پاکیزہ قرار دیا ،اور جب ساری مخلوقات پس پردۂ عدم تھیں تو آپ کو لباس وجود سے آراستہ کیا ۔ پھر لوگوں کو مخاطب کر کے ارشاد فرماتی ہیں کہ ا ے لوگو تم خدا کے بندے ہو اور اس کے امر ونہی کے پابند ہو تمکو چاہئے کہ دین خدا پر عمل کرو اور اسکی تبلیغ وترویج کرو ...
خدا نے دو نمائندے کتاب و ولی ناطق کی صورت میں بھیجے ہیں،پس خدا سے ڈرو اس طرح سے جو ڈرنے کا حق ہے اور ایسے رہو کہ اگر مرو تو حالت اسلام میں ،اطاعت کرو خدا کی اس چیز میں کہ جسکا خدا نے حکم دیا یا

اس سے منع کیا ہو (انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء) اے لوگو! جان لو کہ میں فاطمہ بنت محمّد ہوں اور وہ جو میں نے پہلے کہا اب بھی کہونگی۔ ہمارے کردار و گفتار ،حق ودرست و با معنی ہیں ۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاو ت فرمائی: (لقد جائکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتّم حریص علیکم بالمومنین رئوف رحیم)پس جب چاہو انکا(نبی)احترام کرو انسے نسبت رکھنے والوںکا بھی احترام کرو (المرء یکر م فی ولدہ) تم نے قرآن مجید کی تمام تر آفاقیت وافادیت کے باوجود اسکے احکا م کی پروا نہ کی (کیوں)؟

آیا تم نے قرآن سے بے توجہی اختیار کی ؟ یا تمھاری قضاوت وحاکمیت قرآن کے توسط سے نہیں ؟

اگر ایسا ہے تو تم نے قرآن پر ظلم کیا ہے اور جو قرآن پر ظلم کرے اور قرآان کے علاوہ کسی کو حاکم تسلیم کرے اسکی عاقبت بخیر نہ ہوگی اور وہ خاسرین میں سے ہے (ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرہ من الخاسرین) پھر آپنے مختلف آیات قرآنی (للرجال نصیب ---وللنساء نصیب ---،یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کنّ نساء ---،وورث سلیمان داؤود ---،فھب لی من لدنک ولیا ---،و اولوالارحام ---،و---،)کی قرائت فرما کردنیا پریہ واضح کر دیا کہ میراث پیغمبر کے ہم وارث ہیں اور حاکم وقت کا اس پر غاصبانہ قبضہ ہے ۔جناب فاطمہ کا یہ اقدام صبح قیامت تک آنے والی تمام خواتین کے لئے درس عبرت ہے ۔شہزادی اسلام نے طلب حقّ کے لئے قدم گھر سے باہر نکال کر یہ درس دیا کہ دیکھو ظلم جب بھی حد سے تجاوز کرنے کی کوشش کرے تو خاموشی سے تحمل نہ کرو بلکہ ظلم سے ڈٹ کر مقابلہ کرو ۔اور اگر اس طرح تم ظالم کو اسکے کیفر کردار تک نہ پہونچا سکے تو کم سے کم چہرۂ باطل سے نقاب تو ہٹ جائیگی اور دنیا والوں کے لئے یہ سمجھ پانا تو آسان ہوجائیگا کہ حقّ کیا ہے اور باطل کیا ہے ۔